47834-حد کے بغیر توبہ کی قبولیت

سوال

میرا ایک سوال ہے جو مجھے پریشان کیے ہوئے ہے، اور میں اس کے متعلق سوچتا رہتا ہوں :

جب کوئی شادی شدہ یا غیر شادی شدہ شخص فحش کام اور کبیرہ گناہ چوری اور غیبت اور سود وغیرہ کا مرتکب ہو، اور بہت عرصہ اس کا مرتکب رہا ہو، پھر اس نے اللہ تعالی کو جان لیا اور خالص اللہ کی رضا کی لیے سچی توبہ کرلی، اور جن لوگوں کی غیبت کی تھی ان سے معافی بھی طلب کی، اور چوری کا مال واپس کردیا، اور سود کے مال سے بھی خلاصی اور چھٹکارا حاصل کرلیا، اور زنا و شراب نوشی، اور نمازوں میں کوتاہی جیسے کام اس کے اور اللہ کے مابین تھے ان سے بھی توبہ کرلی، اور دوبارہ ان کا ارتکاب نہ کیا، لیکن اس شخص کو حد نہ لگے تو کیا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرلے گا ؟

اور کیا اس کی ادا کردہ عبادت قبول ہوگی، چاہے گناہ کتنے بھی زیادہ ہوں، یا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول نہیں کریگا، اور اس کی عبادت رد کردیگا ؟

اور کیا اللہ تعالی اسے عذاب قبر سے نجات دے دیگا، اور آگ میں داخل نہیں کریگا ؟

اور اسے اللہ تعالی کو راضی کرنے اور عذاب سے بچنے کے لیے کونسے عمل کرنا ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

میرے بھائی آپ کے علم میں ہونا چاہیے
کہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ اس نے جس گناہ سے توبہ کرلی ہو اسے
عظیم اور بڑا سمجھے، کیونکہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی معافی و مغفرت اس کے
گناہوں سے بھی بڑھ کر ہے.

اور جن گناہوں کا تعلق کسی شخص اور
آدمی سے ہو، اس کا حق واپس کرنا واجب ہے، اور جن گناہوں کا تعلق اللہ اور بندے کے
مابین ہے تو اس سے صرف توبہ و استغفار، اور اس کام پر ندامت کا اظہار، اور آئندہ ان
گناہوں کی طرف نہ پلٹنے کا عزم کرنا ضروری ہے.

توبہ کی شرط میں شامل نہیں کہ توبہ
کرنے والے کو حد لگائی جائے تو اللہ تعالی کی جانب سے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی،
اور سچی اور پکی توبہ کرنا حد لگوانے کے لیے گناہوں کے اعتراف کرنے سے بہتر ہے.

اور اس شخص نے اپنی توبہ بہتر طریقہ
سے کی ہے، اور حقداروں کو ان کے حقوق بھی واپس کر دیے ہیں، چنانچہ جس کی توبہ قبول
ہو چکی ہو شیطان آکر اس کی توبہ کو خراب نہ کرے۔

آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اللہ
سبحانہ وتعالی توبہ کرنے والے کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

**.{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ
کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق
قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار
ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا،
لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں
اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا
رحم کرنے والا ہے، اور جو کوئی توبہ کر لے اور نیک وصالح اعمال کرے تو اس نے اللہ
کی طرف توبہ کر لی ہے}**.الفرقان (68–71).

اور جو حدود حکمران تک پہنچ جائیں ان
کا جاری کرنا واجب ہو جاتا ہے، لیکن جو نہ پہنچے تو افضل یہی ہے کہ اس سے توبہ کر
لی جائے اور اللہ تعالی کی پردہ پوشی کو پردہ میں ہی رہنے دیا جائے۔

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا
ہے:

"جب شرعی حاکم کے پاس کسی حد کا
معاملہ پہنچ جائے، اور کافی دلائل کے ساتھ وہ ثابت بھی ہو جائے تو اس حد کو لگانا
واجب ہے، اور بالاجماع وہ حد توبہ سے ساقط نہیں ہوگی، غامدی قبیلہ کی عورت توبہ
کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مطالبہ کیا کہ اسے حد
لگائی جائے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں فرمایا تھا:

"یقینا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر
اہل مدینہ وہ توبہ کریں تو انہیں کافی ہو جائے"

اوراس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کو شرعی حد لگائی، لیکن حکمران کے علاوہ کسی اور کو یہ حق حاصل
نہیں.

لیکن جب سزا حکمران کے پاس نہ پہنچی
ہو: تو مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اللہ تعالی نے جس کو پردہ میں رکھا ہے اسے پردہ میں
رہنے دے، اور وہ اللہ تعالی کے سامنے سچی اور پکی توبہ کرے، امید ہے کہ اللہ تعالی
اس کی توبہ قبول فرمائیگا"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (15/22).

زنا سے توبہ قبول ہونے میں شک کرنے
اور حد لگوانے کی رغبت رکھنے والے شخص کے رد میں کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

"جب انسان اپنے پروردگار کے سامنے
پکی اور سچی خالص توبہ کرلیتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ
توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کریگا، بلکہ وہ اس کے عوض میں اسے نیکیاں عطا
فرمائیگا، جو کہ اللہ تعالی کے جود وکرم میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

**{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ
کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق
قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار
ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا،
لیکن جو شخص توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں
اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا
رحم کرنے والا ہے}** الفرقان (68–70).

اور توبہ کی شروط میں گناہ کو فوری
طور پر چھوڑ دینا، اور جو ہو چکا ہے اس پر ندامت کا اظہار کرنا، اور آئندہ اس کام

کو نہ کرنے کا عزم کرنا شامل ہے، اور اگر اس کا تعلق کسی آدمی کے حقوق سے ہو تو پھر
اس شخص سے معافی طلب کرنا بھی توبہ کی شروط میں شامل ہوتا ہے.

عورتوں کی بیعت کے متعلق عبادہ بن
صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سے جس نے بھی اپنا عہد پورا
کیا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اور جس نے اس میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر لیا
اور اسے سزا مل گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہوگا، اور جس نے اس میں سے کسی چیز کا
ارتکاب کیا اور اللہ تعالی نے اس کی پردہ پوشی کیے رکھی تو اس کا معاملہ اللہ کے
سپرد ہے، اگر اللہ چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے بخش دے"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے سچی توبہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے توبہ پر ابھارا بھی ہے، اور ماعز اسلمی رضی
اللہ تعالی عنہ کے قصہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا، امید
ہے وہ توبہ کرتا تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرما لیتا"

اور امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں
زید بن اسلم سے روایت کی ہے اس میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگو! تمہارے لیے ایک وقت آئیگا کہ
تم اللہ تعالی کی حدود سے رک جاؤ، جو شخص بھی ان غلط کاموں کا ارتکاب کرے تو اسے
چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی پردہ پوشی کو پردہ میں ہی رہنے دے، کیونکہ جو بھی ہمارے
سامنے اپنا پہلو ظاہر کریگا، ہم اس پر اللہ تعالی کی کتاب جاری کرینگے"

اس لیے آپ کو سچی اور پکی توبہ کرنی
چاہیے، اور آپ نماز باجماعت کی پابندی کریں، اور نیکی کے کام کثرت سے کیا کریں"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (44/22).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال
نمبر(624)اور(
23485)اور(
20983)اور(
728)کے جوابات کا مطالعہ
ضرور کریں.

واللہ اعلم.